سوال

(260)ورثہ سے نواسی کا حصہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص کی وفات کے وقت اس کے تین بھتیجے اورایک نواسی زندہ تھی۔ وراثت اس کے بھتیجوں کومل گئی، کافی عرصہ بعد اس کی نواسی نے عدالت میں دعویٰ کردیا ہے کہ نانا کی وراثت میں میرا حق ہے۔ قرآن وحدیث کے مطابق بتایا جائے کہ نواسی کوکچھ حصہ ملتا ہے یانہیں؟۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن کریم کے ضابطہ وراثت کے مطابق میت کی جائیداد کے سب سے پہلے حقدار وہ ورثا ہیں جن کے حصص قرآن یا حدیث میں مقرر ہیں جنہیں اصحاب الفروض کہا جاتا ہے۔ ان سے بچا ہوا ترکہ عصبات کوملتا ہے۔ صورت مسئولہ میں نواسی نہ تواصحاب الفروض سے ہے اورنہ ہی عصبات میں اس کا شمار ہوتا ہے بلکہ نواسی ذوی الارحام میں شامل ہے جواصحاب الفروض اورعصبات کی عدم موجودگی میں وارث ہوتے ہیں۔ مرحوم کی وفات کے وقت اس کے بھتیجے زندہ تھے۔ ایسے حالات میں اس کی جائیداد کے وہ وارث ہیں کیونکہ ان کا شمار عصبات میں ہوتا ہے۔ ان کی موجودگی میں نواسی محروم ہے، لہٰذا اس کا عدالت میں دعویٰ کرنا درست نہیں ہے اورنہ ہی اسے مرحوم کی بیٹی کے قائم مقام سمجھ کر وراثت کا حقدار قرار دیا جاسکتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ ''حصے داروں کوحصہ دینے کے بعد میت کے قریبی مذکر رشتہ دار وارث بنتے ہیں۔''

اس حدیث کے پیش نظر بھتیجے قریبی مذکر رشتہ دار ہیں جووراثت کے حقدار ہوں گے نواسی ان میں شامل نہیں ہے، اس بنا پر نانا کی جائیداد سے اس کا کوئی حق نہیں بنتا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:280